انک لعلیٰ خلق عظیم

خُلقِ عظیم

(مُصنّفہٴ)

قاضی ظہور الحسن ناظم ساکن سیوہارہ ضلع بجنور۔ حال مقیم حیدرآباد
مصنف المفید و مناظر السالک و قرت المصطفیٰ و محمود اور فردوسی
وکتاب المغازی و تصحیح التاریخ و تحفہ عثمانیہ وغیرہ وغیرہ و مترجم عقیدۃ الطحاوی

مطبوعہٴ
معین دکن پریس حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

منظور ہے گزارش احوال واقعی
اپنا بیان حسنِ طبیعت نہیں مجھے

فقیر نے وقتاً فوقتاً حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند اخلاقی روایات صحیحہ کو نظم کیا تھا ان میں سے بعض نظموں کو دہلی لکھنؤ لاہور وغیرہ وغیرہ مقامات کے مشہور اخبارات و رسائل نے اپنے خاص نمبروں میں بار بار شایع کیا۔ یہ مقبولیت دیکھ کر سب کو بصورت کتاب شایع کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ جب یہ مختصر مجموعہ مرتب ہو گیا تو خلق عظیم نام رکھ کر بغرض اصلاح اب علماء کرام و شعراء عالی مقام کی خدمت میں پیش کیا۔ الحمد للہ کہ جملہ حضرات نے اطمینان دلایا کہ روایات صحیح اور نظم دلنشیں ہے اور عام مسلمانوں اور بچوں اور عورتوں کے لئے نفع رساں ثابت ہوگی۔ ملاحظہ

فرمانے والے حضرات نے میری عزت افزائی کے لئے کچھ بطور تقریظ و تاریخ تحریر بھی فرما دیا تھا۔ یہ کام ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ و محرم ۱۳۴۷ھ میں ہوا لیکن خواستہ خدا نہ تھا کہ جلد زیور طبع سے آراستہ ہو۔ اگرچہ فقیر پانچ سال تک مسلسل تالیف و تصنیف میں مشغول رہا۔ اور کم و بیش بائیس کتابیں مختلف علوم و فنون پر لکھ کر شائع کرائیں لیکن اس کی اشاعت کا خیال ۱۳۵۲ھ ہجری میں ہوا۔ قارئین باتمکین سے التجا ہے کہ فقیر کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔

حقیر فقیر

ناظم سیوہاروی

جمادی الاول ۱۳۵۲ھ

مطابق ۱۹۳۳ء

۴۸۶/۹۲

استقامت

ہوئے مبعوث رسالت جو رسول مختار | اور فرمانے لگے وحدت حق کا اظہار
عتبہ ابن ربیعہ تھا رئیس مکہ | آپ سے آ کے یہ کرنے لگا اک دن گفتار
اے محمد جو تجھے خواہش مال و زر ہو | سونے چاندی کا ترے سامنے کردوں انبار
اور اگر خواہش تزویج ہے تو کہدے صاف | بیٹی دینے کے لئے ہی تجھے ہر اک طیار
اور اگر چاہتا ہی ملک و حکومت ثروت | ہم بناتے ہیں تجھے سارے عرب کا سردار
اور اگر کوئی مرض ہی تو بتادے ہم کو | تیرے درماں کے لئے لائیں طبیب ہشیار
مگر اک شرط ہی توحید کا اعلان نہ کر | دین اسلاف سے منہ پھیر نہ اپنا زنہار
سن کے یہ سورہ سجدہ کا رکوع اول | پڑھ کے عتبہ کو سنانے لگے شاہ ابرار
اور فرمایا یہ ہے حکم خداوند کریم | بس مناسب ہی کہ تو بھی کرے اسکا اقرار

اور مجھ سے تو خلاف اس کے نہیں ہی ممکن
ہو کے مایوس وہ مردود پھرا آخر کار

دیگر

کر کے اک جلسۂ شوریٰ روسائے کہ — متفق ہو کے سب آئے ابوطالب سے کہا
دینِ آبا کا مخالف ہے بھتیجا تیرا — اس کو سمجھا دے نہیں اسکا نتیجہ اچھا
ورنہ سمجھیں گے عرب اس سے ہم ملکے تمام — جان جائے کہ رہے کچھ نہیں اسکی پروا
ابوطالب کو ہوا اس سے بہت جی بھرا — حضرت سرورِ عالم سے کہا اے بیٹا
آج آئے تھے مرے پاس سب اعیانِ قریش — تجھ سے برہم ہیں بہت سخت ہے انکا غصہ
ملک کا ملک ہے سب ایک طرف ایک زباں — اور تو بیکس و بے یار ہے بے زر تنہا
مصلحت اس میں ہے اب پند و نصیحت چھوڑ — کر نہ تبلیغ مناسب ہے یہی بس باز آ
گفتگو سن کے یہ فرمایا حبیبِ حق نے — اے مربی مرے محسن مرے اے میرے چچا
نہ مجھے خوف کسی کا نہ کسی سے امید — ہے خداوند دو عالم پہ بھروسہ میرا
لائیں کفار چیر رات اگر شمس و قمر — وعظ توحید کا چھوڑوں نہ یہ مجھ سے ہوگا

دیگر

فراس نام کہ تھا حاکم بنی عامر — رسولِ پاک کو پہنچایا اس نے یہ پیغام
عرب پہ فتح اگر آپ کو ہو آپ کے بعد — مرے سپرد ہو سب ملک و سلطنت کا نظام
یہ شرط آپ کو منظور ہو اگر حضرت — تو بندہ ہوگا مع قوم داخلِ اسلام

کہا حضور نے ہم شرط کچھ نہیں کرتے — کہ اختیار الٰہی میں ہیں امور تمام

رواداری

آئے دربار رسالت میں جو اہل نجراں — عیسوی رکھتے تھے سب پیوند دین ایماں
وہ فروکش ہوئے آکر حرم طیبہ میں — آگیا وقت وہ کرتے تھے عبادت جس آن
ہوئے طیار عبادت کے ادا کرنے کو — اُن کو مانع ہوئے اصحاب رسول رحماں
حضرت سرور عالم نے یہ ارشاد کیا — کرنے دو ان کو عبادت کے ادا ارکاں

حاکم کو رعایا سے تحفہ لینا جائز نہیں

آئے دربار رسالت میں بن لتبیہ — اُن سے فرمایا کرو جمع زکوٰۃ اور صدقا
کرکے تحصیل مدینہ میں جب آئے واپس — مال جو لائے تھے دو حصوں میں تقسیم کیا
ایک حصہ کو بتایا کہ یہ صدقے کا ہے مال — دوسرا میرا ہے جو مجھ کو ملا ہے ہدیہ
سُن کے فرمایا یہ حضرت نے کہ اس سے پہلے — کیوں ملا سے نہ تجھے لوگوں نے ہدیہ بھیجا
تحفہ حکام کو لینا نہیں ہرگز جائز — یہ بھی اک قسم ہے رشوت کی عیاذاً بخدا

دین میں جبر نہیں

موافق عہد کے یثرب سے خارج — ہوئے جب سب یہودی تھے جو کج بیں

تو وہ اولادِ انصارِ مدینہ	کہ جن کا تھا یہودی دین و آئیں
چلے اُن کو بھی لے کر ساتھ اپنے	ہوئے اصحاب مانع اور غمگیں
ہوا خلاقِ عالم کی طرف سے	نزول حکم لا اکراہ فی الدین

فخر و امتیاز سے نفرت

سفر میں تھے سالار بیت الحرام	کیا ایک منزل پہ جا کر قیام
صحابہ نے تقسیم خدمات کیں	ہوا کھانے پینے کا یوں اہتمام
ہوئے کام میں اپنے مصروف سب	چلے لکڑیاں لینے خیر الانام
صحابہ نے کی عرض محبوب حق	ہمارے لئے رہنے دیجے یہ کام
نہیں کرتا ممتاز میں آپ کو	رسول خدا نے کیا یہ کلام

خوشامد سے نفرت

وفد آیا بنی عامر کا جو پیش حضرت	اُس نے کی عرض کہ اے سید والا آقا
حضرت سرور عالم نے یہ ارشاد کیا	یوں نہ فرمائیے آقا ہے خدا ذوعلا
وفد والوں نے کہا پھر کہ حبیب داور	آپ ہم سب سے ہیں ہر طرح سے افضل اعلیٰ
بولے حضرت کہ کسی حال کسی کام میں بھی
اہل ایماں کو تملق نہیں ہرگز زیبا

سادات کو صدقہ کی اُجرت بھی حرام ہے

ابن زمعہؓ تھے ابن عمِ رسولؐ
بولے حضرت سے ایک دن کہ حضور
عقد کرنے کی مجھ کو حاجت ہے
کیا کروں بے زری سے ہوں مجبور
ازرہِ لُطف آپ اگر کر دیں
مجھ کو تحصیل صدقہ پر مامور
اُس کی اجرت سے ہوگا جو حاصل
وہ کفایت کرے گا مجھ کو ضرور
سُن کے فرمایا سرورِ دیں نے
نہیں کرسکتا میں اسے منظور
خاندانِ رسول کو ہے حرام
اجرت صدقہ بھی بحکم غفور

انصاف کیلئے تاکید

جاں نثارِ شہ لولاکؐ معاذ ابنِ جبلؓ
جب مقرر ہوئے وہ حاکم امصارِ یمن
حضرتِ سرورِ عالمؐ نے یہ ارشاد کیا
تیرا ہر امر میں ہو طرزِ عمل خلق حسن
بددعا سے دلِ مظلوم کی ڈرتے رہنا
متفق سب رہیں آپس میں نہ برپا ہوں فتن
طالب حق ہو اگر تجھ سے کوئی مردِ فقیر
پڑ نہ جائے کہیں ابروئے عدالت پہ شکن

تحصیل علم کی تاکید

طلب علم ہے ہر صاحب اسلام پہ فرض
ہے یہ ارشاد حضور شہ لولاکؐ لما

آپ کو قوم کی تعلیم کا بیحد تھا خیال
طرز یہ آپ کا اصحاب سیر نے ہے لکھا

جنگ میں ہوتے دشمن کے سپاہی جو اسیر
قتل کر دیتے تھے دستور عرب کا یہ تھا

فتح جب معرکۂ بدر ہوا حضرتؐ نے
قید میں آئے جو کفارِ قریش مکہ

مال و زر لے کے بہت کر دیے آزاد اسیر
اور جو نادار تھے ٹھہرایا یہ اُن سے فدیہ

صاحب علم جو قیدی ہیں ہر اک اُن میں سے
دس مسلمانوں کو سکھلائے وہ لکھنا پڑھنا

دوسری یہ ہے روایت کہ یہود یثرب
اُن کی تھی عبری زباں علم یہی تھا انکا

واسطہ اُن سے جو ہر وقت کا تھا حضرتؐ نے
زید کو اُن کی زباں سیکھنے کا حکم دیا

تیسری یہ ہے روایت کہ رسولؐ ذیجاہ
لائے مسجد میں جو تشریف یہ چرچا دیکھا

اک طرف درس و تعلیم کا ہے حلقہ قائم
اک طرف ذکر خدا کرتے ہیں اصحابؓ ہدا

آپ نے دیکھ کے فرمایا معلم ہوں میں
درس میں بیٹھ گئے حضرتِ محبوب خداؐ

استقلال و عفو

تاخت طیبہ کا کیا قصد بنی ثعبہ نے
اور بنا فوج کا افسر بن حارث دعثور

یہ خبر پا کے مدینہ سے چلے ختم رسل
چار سو ساٹھ میں اصحاب تھے حسب دستور

دیکھ کر لشکر اسلام کو بھاگے کفار
کوہ کی چوٹیوں پر جا کے ہوئے سب مستور

اُس ہی میدان میں کیا لشکر حق نے آرام
سایہ میں ایک شجر کے ہوئے آسودہ حضور

کوہ کی چوٹی سے سوتا جو اکیلا دیکھا ہو کے شمشیر بکف سامنے آیا دعثور
اور بولا کہ محمدؐ یہ بتاؤ مجھکو! کون ہے مجھ سے تمہیں آج بچائے جو حضور
ہمت و حلم و متانت سے بصد عز و وقار ہنس کے فرمایا یہ حضرتؐ نے کہ اللہ غفور
سن کے اس نام مبارک کو ہوا خوفزدہ جسم میں لرزہ پڑا آیا حواسوں میں فتور
ہوا حیران و سراسیمہ پریشاں مبہوت ہاتھ سے گر گئی تلوار رہا کچھ نہ شعور
بولے محبوب خدا اُس کی اٹھا کر تلوار مجھ سے اب کون بچائیگا تجھے اے مغرور
بولا حسرت سے نہیں کوئی بچانے والا تیغ کو پھینک دیا سرور عالمؐ نے دور
اور فرمایا کہ ہاں سیکھ ترحم مجھ سے اس عنایت سے ہوا دل میں وہ بیحد مشکور
اُس نے فوراً ہی کہا اشہد اللہ الٰہ بھر گیا سینۂ بے کینہ میں توحید کا نور
دیکھا سردار کو جب حلقہ بگوش اسلام دعوتِ حق کو کیا قوم نے یکسر منظور

وفائے عہد

خیمہ زن بدر میں تھے حضرت محبوبؐ خدا بو حذیفہؓ جو صحابی تھے انہوں نے یہ کہا
میں مع اب مکہ سے آتا تھا مدینہ کی طرف راہ میں لشکر کفار نے مجھ کو روکا
اور کہا جاتا ہے امداد محمدؐ کے لئے یہی مقصد ہے کہ جو آج سفر تو نے کیا
میں نے اُن سے یہ کہا راست اگر پوچھتے ہو نہیں اس معرکہ کی کوئی خبر مجھ کو ذرا
مشورہ کر کے کہا سب نے کہ اس شرط پہ ہم جانے دیں گے تجھے گر ہم سے مصمم وعدہ

کہ رہیں سب سے الگ جنگ میں ہو تو نہ شریک / چونکہ مجبور تھا میں اس لئے یہ عہد کیا

شرکتِ جنگ کی ہو دل میں تمنا میرے / اُن سے وعدہ جو تھا وہ جبری تھا دل سے نہ تھا

سُن کے ارشاد یہ فرمایا حبیبِ حق نے / کہ مسلماں کو نہیں وعدہ خلافی زیبا

دیگر

صلحنامہ جو حدیبیہ میں پایا تھا قرار / اُس سے ناخوش تھے سب اصحاب حبیبِ دوسرا

کہتے تھے اس میں تو ہے صاف شکستِ اسلام / ہم قوی تر ہیں نہیں چاہیئے ہم کو دبنا

تھا مگر رحمتِ عالم کے یہی پیشِ نظر / کہ زمیں پر نہ گرے ایک بھی خوں کا قطرہ

ایک یہ شرط تھی اس میں کہ مسلماں کوئی / آئے مکہ سے اگر نزدِ حضورؐ والا

اہلِ مکہ کو دیا جائے وہ فوراً واپس / وہ سلوک اس کے کریں ساتھ بھلا خواہ بُرا

عہدنامہ ابھی ہونے بھی نہ پایا تھا رقم / آیا اک سامنے زنجیر میں مجروح بندھا

بولا میں خادمِ اسلام ابوجندلؓ ہوں / اس لئے مجھ کو ستاتے ہیں قریشِ مکہ

آیا ہوں لشکرِ اسلام میں لیکر فریاد / ظالموں سے مجھے اب لیجئے للہ بچا

مچ گیا لشکرِ اسلام میں اک دم کہرام / پہنچی فریاد و بکا فرش سے تا عرشِ علا

بولا حضرتؐ سے یہ اُس وقت سفیرِ کفار / آدمی ہم کو یہ دلوایئے حسبِ وعدہ

ابوجندلؓ سے یہ فرمایا حبیبِ حق نے / عہد شکنی میں کسی طرح نہ رکھونگا روا

جب سنا اُس نے یہ فرمانِ حبیبِ داور / جانبِ مکہ روانہ ہوا وہ مردِ خدا

ایثار صحابہ

مکہ میں جب نہ رہی حد جفائے کفار — عازم طیبہ ہوئے حضرت شاہ ابرار
آپ سے پہلے ہی ہجرت کی خبر کو سنکر — پہنچے اصحاب بھی سب چھوڑ کے خویش و گھر بار
داخل طیبہ ہوا جب یہ گروہ بیکس — متفکر ہوئے محبوب خدائے غفار
بھائی چارہ کیا انصار و مہاجرین بہم — جس سے مضبوط ہوا ملتِ بیضا کا حصار
تھا جس انصاری کا جو کوئی مہاجر بھائی — اس کو املاک میں بھی اپنا کیا حصہ دار
جب نکالے گئے طیبہ سے یہودانِ نضیر — اور آئی چمن دیں میں نئے سر سے بہار
ان کی املاک پہ قابض ہوئے سالار امم — جمع پھر کر کے یہ ارشاد کیا اے انصار
اہلِ ہجرت کو یہ ہم دیتے ہیں مال و املاک — جو دیا تم نے انہیں ان سے وہ لیلو یکبار
بولے انصار کہ یہ ہو نہیں سکتا ہرگز — اس کے اور اس کے ہیں مالک یہی اصحاب کبار
اہل ہجرت نے ملی جب انہیں خیبر کی زمیں — دیا انصار کو واپس سبھی املاک و دوار
جبکہ بحرین ہوا فتح تو حضرت نے کہا — یہ علاقہ رہے سب ملکِ گروہ انصار
کہا انصار نے جاگیر یہ جب لینگے ہم — اہل ہجرت کو ملیں اتنی ہی املاک و عقار

یہ اخوت تھی یہ ہمدردی تھی یہ الفت تھی
یہ مسلمانوں کا اخلاق تھا یہ تھا ایثار

عفو و کرم

لشکر کفر نے غلبہ جو احد میں پایا
منتشر ہو گئی جمعیت فوج اسلام

چند اصحابؓ تھے میدانِ وغا میں باقی
اُن کے حلقہ میں تھے سردارِ اُممؐ خیر انام

ناگہاں حملہ کیا لشکرِ بداختر نے
کہ کسی طرح سے حضرتؐ کا کریں کام تمام

سنگ اور تیر برستے تھے مثالِ باراں
برق کی طرح چمکتے تھے سنان و صمصام

وار کرتا تھا جو حضرتؐ پہ کوئی کینہ ور
اپنے اوپر اُسے لیتے تھے اصحاب کرام

ابن قمیّہ نے اس زور سے پتھر مارا
خود کا حلقہ گھُسا چہرۂ انور میں تمام

دوسرے سنگ سے عتبہ نے کئی دانت شہید
چور زخموں سے ہوا آپ کا سارا اندام

خون کو پونچھتے جاتے تھے شہنشاہ رُسل
اور لبِ پاکؐ پہ اُس وقت یہ جاری تھا کلام

میرے رتبہ سے یہ آگاہ نہیں جاہل ہیں
دے ہدایت مری اس قوم کو ربِّ علّام

دیگر

حضرت حمزہؓ جو تھے عمِ رسولؐ اکرم
جن کی ہیبت سے ہراساں تھے ہژبر و ضیغم

جب ہوا معرکۂ جنگِ احد وحشی نے
دھوکے سے ان کو کیا قتل بصد جور و ستم

گوش و بینی کو کیا قطع تنِ بیجاں سے
چیر کر پیٹ نکالا جگر نیک شیم

پہنچے موقع پہ خبر پا کے حبیبِؐ داور
لاش غازی کو ہوا دیکھ کے اندوہ و الم

جوش میں آکے یہ فرمایا کہ انشاء اللہ ایک کے بدلے میں ستر کو کرینگے یونہی ہم
ہوئی اس فقرہ سے بس غیرت حق کو حرکت لائے جبریل یہ پیغام الہ العالم
جو انہوں نے کیا اُس سے نہ زیادہ کرنا اور اگر صبر کیا تم نے تو خوش ہونگے ہم

دیگر

بدر میں معرکہ آرا جو ہوا لشکر کفر عتبہ ابن ربیعہ تھا امیر لشکر
فوج کو حکم دیا دشمنوں پہ قبضہ کرلو پانی پینے بھی نہ پائے حشم پیغمبر
غازیوں کو وہ مصیبت پڑی بے آبی سے پانی ہو جاتا ہے سُننے سے جسے قلب بشر
فضل ایزدی سے ہوئی فتح نصیب اسلام متفق ہو کے بیاں کرتے ہیں ارباب سیر
قتل میداں میں ہوئے عتبہ و بوجہل و ولید بھاگنے والے جو تھے پکڑے گئے وہ اکثر
حضرت سرور عالم نے یہ ارشاد کیا قیدیوں کو کوئی پہنچائے نہ تکلیف و ضرر
ہوئی اس طرح سے فرمان نبی کی تعمیل جملہ اصحاب ہُدیٰ نیک شیم نیک سیر
خود پیادہ چلے اُن کو کیا اونٹوں پہ سوار اُن کو کھانا دیا خود فاقوں سے کی رات بسر
دشمنوں سے بھی یہ برتاؤ تھا اللہ اللہ تھا یہ لطف و کرم و خلق حبیب داور

یہ نہیں صرف مسلمان مورخ کا بیان
بلکہ لکھتا ہے اسی طرح سے ولیم میور

دیگر

ہو کے منصور و مظفر جو بعز و اکرام | داخل مکہ ہوئے ختم رسل خیر انام

حکم فرمایا صحابہ کو کہ ہرگز کوئی | نہ کرے قتل نہ پہنچائے کسی کو آلام

تا رہے کفر کا اور شرک کا باقی نہ نشاں | پہلے تو بیت الٰہی سے نکالے اصنام

آئے باہر جو حرم سے تو یہ دیکھا منظر | کہ جھکائے ہوئے گردن ہیں کھڑے اہل ظلام

وہی ارباب وطن جان کے خواہاں جو تھے | ایک ایک بات پہ دیتے تھے ہزاروں دشنام

پتھر اور تیر جو برساتے تھے مثل باراں | ڈالتے راہ میں خار و خس و خاشاک مدام

کہتے تھے ساحر و مجنون و علیل و شاعر | کبھی آسیب کی علت کا لگاتے الزام

درۂ کوہ میں محصور رکھا برسوں تک | نہ کوئی داد و ستد کرتا نہ کرتا تھا کلام

گھر سے بے گھر کیا اور غیر وطن میں دائم | رنج پہنچائے نہ کرنے دیا اک دم آرام

دختر عم کو کیا قتل بصد جور و ستم | ندیاں خوں کی بہائیں کیا زخمی اندام

دیکھ کر اُن کو یہ فرمایا حبیب حق نے | مجھ سے کیا آپ کو امید ہے آل اعمام

بولے اے نیک برادر ترے بس میں ہیں ہم | آج کے روز ہیں ہم پر ترے نافذ احکام

ہنس کے ارشاد یہ فرمایا کیا ہم نے معاف | بعد اس کے نہیں کچھ آپ کے اوپر الزام

کیا کہوں آپ نے کس کس کی خطائیں بخشیں | وحشی وہ جس نے کہ حمزہ کا کیا کام تمام

ابن اسود وہ ہوئیں جس کے مظالم سے شہید | زینب نیک شیم بنت رسول علام

ابن سرح بھی تھے اور زوجۂ بوسفیاں بھی ۔ جن کا مشہور جہاں ہند جگر خوار تھا نام
عکرمہ افسرِ افواجِ قریشِ مکہ ۔ باپ تھا جن کا ابوجہل سپہدار لیام
دیکھ کر یہ کرم و لطفِ حبیبِ داور ۔ صدقِ دل سے ہوے سب حلقہ بگوشِ اسلام

مجرم کی رعایت کا امتناع

اک قریشیہ مسلماں نے کیا کچھ سرقہ ۔ وہ قضیہ جو ہوا پیشِ حضورِ والا
مشورہ بعض صحابہ نے کیا یوں باہم ۔ ساری قوموں سے معزز ہیں قریشِ مکہ
اور حضرت بھی اسی قوم کے ہیں فردِ عزیز ۔ اس قریشیہ کو دینا ہے سزا نازیبا
متفق ہو کے کہا زید سے سب نے اکبار ۔ تم سفارش کرو حضرت سے کریں عفوِ خطا
پا کے موقع جو کیا زید نے عرضِ مطلب ۔ سنتے ہی آگیا سالارِ اُمم کو غصہ
اور فرمایا کہ تم لوگ نہیں ہو آگاہ ۔ کس لئے ہو گیا گمراہ گروہِ عیسے
تھا غریبوں پہ فقط ان کی سیاست کا عمل ۔ اور رئیسوں کو نہ دیتے تھے گناہوں پہ سزا
ایک مجرم کی رعایت کروں رشتہ کے سبب ۔ مجھ تو ہو نہیں سکتا یہ عیاذاً بخدا

حلم و عطاء

ایک دن راہ میں جاتے تھے حبیبِ داور ۔ آپ کی زور سے اک شخص نے کھینچی چادر
آپ نے مڑ کے جو دیکھا تو کہا یوں اُس نے ۔ اے محمدؐ مجھے دلوائیے کچھ مال و زر

آپ ہنسے اور دیا اس کو بہت مال متاع — کہ ہے سائل کے لئے حکم خدا لاتنہر

دشمنوں پہ رحم

وہ جو مشہور یمامہ ہے عرب کا خطہ — مکہ میں آتا تھا بکنے کو وہاں سے غلہ

عہدِ حضرتؐ میں ثمامہ تھا وہاں کا والی — فضلِ ایزد سے جو وہ داخلِ اسلام ہوا

دیکھا جب اس نے دلیری سے یہ مکہ والے — اہل اسلام پہ کرتے ہیں بہت جور و جفا

تاجروں کو یہ دیا حکم کہ ہرگز کوئی — بیچنے کے لئے مکہ میں نہ بھیجے غلہ

اس کی تعمیل سے مکہ میں پڑا قحط عظیم — یہ ہوا حال کہ ہونے لگا گھر گھر فاقہ

جب بہت تنگ سراسیمہ و مجبور ہوئے — نظر آیا نہ سوا اس کے انہیں کچھ چارہ

چھوڑ کر شرم و حیا غیرت و خودداری کو — حضرتِ سرورِ عالمؐ کو یہ کہلا بھیجا

بھوک سے مرنے لگے آپ کے اربابِ وطن — رحم فرمائیے اب حضرتِ محبوبِ خداؐ

جب یہ پیغام سنا ہو گئے بیتاب حضورؐ — اور ثمامہ کو اسی وقت یہ فرمان لکھا

غلہ مکہ کو بہت جلد روانہ کردو — اس میں تاخیر و تامل نہیں ہرگز زیبا

دشمنوں سے بھی یہ برتاؤ تھا اللہ اللہ — ایسا اخلاق بھلا کوئی دکھائے تو ذرا

حلم و انصاف

اک یہودی کے تھے مقروض حبیبِ داورؐ — قبل از وعدہ کیا اس نے تقاضا آکر

باتیں کرنے لگا سختی سے خلاف تہذیب — آگیا حضرت فاروقؓ کو غصہ اس پہ
ڈانٹ کر بولے خبردار کمینے خاموش — کر ادب ورنہ اڑا دونگا ابھی تیرا سر
حضرت سرورؐ عالم نے یہ ارشاد کیا — تم کو یہ طرز کسی طرح نہ زیبا تھا عمرؓ
حق ہے اس کا جو یہ کہتا ہے بجا کہتا ہے — اس طرح بولتے تھا بولتا ہی تم کو اگر
مجھ سے کہتے کہ ادا کیجئے اس کا قرضہ — اس سے یوں کہتے کہ تہذیب کو رکھ پیش نظر
اس کی دلداری کو کچھ اور زیادہ کرکے — دیدیا آپ نے فی الفور اس کا سب زر
ہوا محجوب بہت دل میں یہودی اپنے — دیکھ کر یہ کرم و خلق رسول اکبرؐ
اس نے فوراً ہی کہا اشہد ان لا الہ — نور ایماں سے منور ہوا سینہ یکسر

انتقام سے نفرت

ایک دن کوہ صفا پر تھے رسول علام — آیا بوجہل ستمگار سیہ کار لیام
پھینک کر اس نے سر پاک پہ پتھر مارا — خوں میں تر ہوگیا سالار امم کا اندام
آپ نے کچھ نہ کہا گھر کو پھر آئے لیکن — حمزہؓ سے کہدیا اک شخص نے قصہ یہ تمام
حمزہ نے جاکے ابوجہل کا سر پھاڑ دیا — اور آکر یہ کہا آپ سے جان اعمام
لے لیا بدلہ ترا ہم نے نہ کریں ملال — بولے یہ سن کے شہنشاہ رسل خیر انام
بدلہ لینے سے نہیں خوش ہوں میں اے میرے چچا — کہ میں ہوں رحمت حق مرسل غفار سلام
آپ اگر دین میں داخل ہوں تو خوش ہو مرا دل — مجھ کو خوش کر نہیں سکتے ہیں عدو کے آلام

دیکھا جب یہ کرم و حسن خلق حبیب داور | صدق دل سے ہوئے وہ حلقہ بگوش اسلام

رسول کریم کی آخری وصیت

جب ہوئے عازم فردوس رسول مختار | آپ کے چار طرف جمع تھے اصحاب کبار
کھول کر آنکھ یہ فرمائی وصیت سب کو | کہ نمازوں سے رہو اپنی ہمیشہ ہشیار
اور غلاموں پہ کوئی ظلم نہ کرنے پائے | اثر شرک سے ہوں پاک عرب کے امصار
اس وصیت پہ مسلمانوں کا ہے اب یہ عمل | ایک ان میں سے نمازی ہے تو تارک ہیں ہزار
اور غلاموں پہ ترحم کا تو اب ذکر ہی کیا | آج یہ آپ ہی ہیں دام غلامی کے شکار
ہائے یہ بھی نہیں احساس کہ کیا دینگے جواب | حشر کے روز جو پوچھے گا خدائے قہار

تقاریظ

جناب نواب ضیا یار جنگ بہادر ضیاء

ایک عرصہ سے میرا خیال تھا کہ کوئی نظم اخلاقی اثر رکھنے والی حیدرآباد کے اطفال و مستورات کے لئے ہونی چاہئے جس سے وہ سیرت حسنہ کی جانب مائل ہوں اس نظم کے دیکھنے سے دل بجد خوش ہو گیا

اس کے مختصر ہونے پر بھی بسیط و وسیع فائدے کی امید ہے۔

جناب شیخ الحدیث مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ

دانشمند وہ ہے جو ہر چیز کا صحیح استعمال پیدا کرے مولوی ظہور الحسن صاحب سیوہاروی ان ہی لوگوں میں ہیں اپنے شعر کا یہ اچھا استعمال انہوں نے پیدا کیا ہے کہ سیرت طیبہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے موثر واقعات کو اس کتاب میں نظم کیا ہے۔ ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حتی الوسع سیرت کے صحیح واقعات کو اصلی خط و خال کے ساتھ نظم کیا ہے اغراق مبالغہ و غلو سے پاک رکھنے کے بعد نظم کی یہ کامیابی قابل تبریک ہے۔

جناب مولانا الحاج خواجہ فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ

خوشا نصیب اُس طبع موزوں کے جس نے حضور نبی کریم صلعم کے انفاس مبارک کو نظم کیا ہو۔ یہ دولت مولانا قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی کے مقدر میں تھی۔ یوں تو قاضی صاحب کے کلام کے سب مداح ہیں مگر اب تو صحیح احادیث کی نظم سے یہ کلام لاکلام بے مثل اور لاجواب ہو گیا ہر صغیر و کبیر کے حق میں یکساں مفید ہے خدا کرے مصنف کو اس کے اجر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

حقہ نصیب ہو۔

جناب جسٹس ڈاکٹر ناظر یار جنگ بہادر ایل ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا

خلق عظیم مصنفہ مولوی ظہور الحسن صاحب سیوہاروی کے دیکھنے کی مجھ کو عزت حاصل ہوئی مستند روایات تاریخی متعلق سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشان نظم ترتیب دیکر مولانا موصوف نے ایک مفید کام انجام دیا ہے طلبا مدارس وعامۃ المسلمین کے لئے یہ مجموعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

قطعات تاریخ

جلیل القدر جناب نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل

جانشین حضرت امیر مینائی مرحوم

نظم کی ہیں رسول کی باتیں — کیوں نہ امت دعا دے ناظم کو
کیا عجب حشر میں یہ کار ثواب — حق سے جنت دلا دے ناظم کو
دل میں ناظم کے جو تمنا ہو — اس سے بڑھ کر خدا دے ناظم کو
سال ترتیب کر جلیل رقم — یارب اس کی جزا دے ناظم کو

۱۳۴۶ ہجری

جناب نواب عزیز یار جنگ بہادر عزیز جانشین جناب داغ دہلوی مرحوم

غور سے دیکھیں اس کو اہل نظر | قوت روح کا ہے یہ نسخہ
قابل داد اس کا ایک ایک حرف | قابل صاد اس کا ہر نقطہ
دل کو تھی فکر سال طبع عزیز | ہاتف غیب نے دیا مژدہ
حرف اول ہر ایک مصرع سے | لیجئے تا کہ حل ہو یہ عقدہ

غ ق ق د ہ ح ل
۱۰۰۰ + ۱۰۰ + ۱۰۰ + ۱۰۰ + ۴ + ۵ + ۸ + ۳۰ = ۱۳۴۷ھ

جناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ترمذی وکیل ہائیکورٹ

یہ رسالہ ہے کہ شمع رہ فضل و ہدا | سبد گل ہے کہ ہے معدن لعل و گوہر
ترمذی کو سن ہجری کے لئے آئی ندا | ہے یہ آئینۂ اخلاق رسول اکبر

۱۳ ھ ۴۷

تاریخ طبع

جناب مولانا عبدالبصیر صاحب آزاد عتیقی سیوہاروی مصنف مختصر سیرت النبی وغیرہ

مفید و نافع اہل جہان چو خلق عظیم | بطبع آمدہ از فضل داور خلاق
زبہر سال اشاعت چو فکر کرد آزاد | سروش غیب بداد او اختر اخلاق
۱۹۳۳

فہرست بعض تصانیف

مُصنفۂ

مصنف کتاب ہذا

اظہار النعمہ	۲ر	امام طحاوی کے عربی رسالہ عقیدۃ الطحاوی کا ترجمہ
اردو کہانیاں	۲ر	یہ کہانیاں نظم و نثر خالص اردو میں لکھی گئی ہیں جس میں کوئی لفظ عربی، فارسی کا نہیں آیا۔ ملک کے مشہور انشا پردازوں اور اخبارات نے اس پر ریویو کیے ہیں
غازیان ہند	۱۲ر	سات مسلمان سلاطین جن میں (اورنگ زیب محمود غزنوی ٹیپو شہید بھی شامل ہیں۔) پر جو غیر مسلم مورخین نے الزامات لگائے ہیں ان کی مکمل تردید ہے اور جزیہ غلامی لوٹ انہدام معابد جبر وغیرہ پر محققانہ مضامین ہیں۔
تصحیح التاریخ	۸ر	غازیان ہند کا خلاصہ کالج و اسکول کے طلباء کے لئے

		پروفیسروں نے پسند کیا ہے۔
معجزات اسلام	۸ر	دنیا کے تمام قابل لحاظ مذاہب پر اسلام کی فوقیت ثابت کی گئی ہے نہایت مقبول کتاب ہے۔
میزان التحقیق	۶ر	بعض اسلامی مسائل کی فلاسفی قربانی وغیرہ کا ثبوت پردہ کی تاریخ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ اس قسم کے متفرق و مفید مضامین کا مجموعہ ہے۔ علمار کرام نے پسند کیا ہے۔
کتاب المغازی	۸ر	عہد رسول کریم کی تمام مہمات کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے۔ علمار کرام نے تسلیم کیا ہے۔ یہ کتاب اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے۔
حیات النبی	۴ر	رسول کریم کی مختصر سوانح عمری کم خواندہ لوگوں اور بچوں اور عورتوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔
تاریخ الفقہ	۱۰ر	یہ کتاب اردو زبان میں پہلی کتاب ہے۔ علما نے اس کی خوبی کی

دادودی ہے۔ عام و خاص سب
کے لئے یکساں مفید ہے۔

ملنے کا پتہ

قاضی ظہور الحسن

بمکان مولوی فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ محلہ عابد شاہ

حیدر آباد دکن

مطبع ن...

(میں)

طباعت وکتابت کا انتظام آ...

کیا جاتا ہے اور وعدہ کی پابندی...

ہے علاوہ اس کے وکلاء صاحبینؔ دفاتر کے لیے مطبوعہ
فارمس تیار ملتے ہیں اضلاع پر آرڈر آنے کے
بعد ذریعہ وی۔ پی سپلائی کیجاتی ہے۔ تقاریب
وغیرہ کے لیے فیانسی کارڈ دستیاب ہو سکتے
ہیں